شرک کی حقیقت اور توحید کی اہمیت

سماحۃ العلامۃ الشیخ عبداللہ بن عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ

تمام تعریفیں اللہ رب العزت کیلئے ہیں اور درود وسلام ہو ہمارے نبی ﷺ پر، بلاشک بہت سارے لوگ ناسمجھی کی بناء پر شرعی امور اور شرکیہ امور اور بدعات کے درمیان تمیز نہیں کر پاتے ہیں اور لاعلمی یا تقلید کی بناء پر کبھی کبھی شرک اکبر کے مرتکب ہو جاتے ہیں، اس لئے علماء کا فرض ہے کہ وہ توحید کی اہمیت کو بیان کریں اور عوام الناس کو شرک کی حقیقت سے آگاہ کریں۔ علماء کو شرک اور بدعت کی قسمیں بھی بیان کرنی چاہئیں تا کہ عوام الناس اس سے اجتناب کر سکیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''جب اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے عہد لیا جن کو کتاب دی تھی کہ وہ اس کو لوگوں کو بیان کریں اور پوشیدہ نہ رکھیں'' (سورت آل عمران ۱۸۷) اور دوسری جگہ فرماتا ہے: ''بے شک جو لوگ ہمارے اتارے ہوئے احکام کو چھپاتے ہیں ان کے اوپر اللہ تعالیٰ لعنت بھیجتا ہے اور لعنت کرنے والے ان پر لعنت کرتے ہیں، مگر جنہوں نے توبہ کی اور اپنے کام درست کئے اور حق بات بیان کی تو میں ان کو معاف کرتا ہوں اور میں بڑا معاف کرنے والا ہوں''۔

اور نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی کو اچھائی کی راہ دکھائے تو اس کو اچھائی کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے'' اور رسول ﷺ فرماتے ہیں: ''جو شخص کسی کو اچھے راستے کی طرف بلائے تو اس کو ایسا ہی ثواب ملے گا جیسے وہ خود اس پر چلا ہو، عمل کرنے والے کا ثواب کم کئے بغیر اور جو شخص کسی کو برائی کا راستہ دکھائے تو اس کو اتنا ہی گناہ ملے گا جیسے اس نے خود وہ گناہ کیا ہو اور گناہ کرنے والے کا گناہ کم نہیں ہوگا۔'' (الحدیث)

امام مسلمؒ اور امام بخاریؒ نے رسول اللہ ﷺ سے حدیث روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ''جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے''۔ قرآن وحدیث کی تعلیم عام کرنے کے بارے میں اور بدعات وخرافات کی گمراہی اور عدم ابلاغ دعوت حق کے بارے میں ہمیں بہت ساری احادیث وآیات سے تنبیہ ملتی ہے۔ جیسا کہ بہت سارے ملکوں میں قبر پرستوں کے اندر شرک وبدعات کی گمراہ کن معروف ومشہور رسم ورواج رائج ہیں، نیز اس سے اجتناب کی دعوت میں غفلت اور کتمان علم کا مظاہرہ بھی عام ہے، شرکیہ امور میں جیسے اصحاب قبور سے دعا کرنا، بیماروں کیلئے شفاء طلب کرنا اور مشکلوں اور پریشانیوں میں مدد طلب کرنا وغیرہ، یہ تمام امور شرک اکبر ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اے لوگو! عبادت کرو اپنے رب کی جس نے تم کو پیدا کیا اور تم سے پہلے والوں کو پیدا کیا، تا کہ تم لوگ اپنے رب سے ڈرو'' (القرآن) اور دوسری جگہ فرماتا ہے: ''اور ہم نے انسانوں اور جنوں کو صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے'' (القرآن)۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اور تیرے رب کا یہ فیصلہ ہے کہ

صرف اس کی عبادت کی جائے۔'' (القرآن) اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو حکم دیتا ہے: ''اور تم کو حکم دیا گیا ہے کہ صرف اخلاص کے ساتھ اللہ کی عبادت کرو (القرآن) ابراہیم (علیہ السلام) کی طرح اور عبادت کا صرف اللہ ہی مستحق ہے۔'' اس کی تائید کیلئے بہت ساری آیات موجود ہیں اور جس عبادت کیلئے جن وانس کو بنایا گیا اور حکم دیا گیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی توحید ہے، اور صرف اس کی اطاعت کرنا ہے، جیسے نماز، روزہ، حج، زکوۃ اور قربانی وغیرہ کی عبادات۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''کہو میری نماز، میرا حج اور میری موت وزندگی سب صرف اللہ کیلئے ہیں، اس کا کوئی شریک اور ساجھی نہیں ہے، اور اس کا اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم دیا ہے اور میں اس کو پہلا تسلیم کرنے والا ہوں۔'' (القرآن) اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''ہم نے آپ کو کوثر سے نوازا ہے تو تم نماز پڑھو، اور قربانی دو، اپنے رب کیلئے۔'' (القرآن) اور نبیؐ نے فرمایا: ''ان پر اللہ کی لعنت ہو جو اللہ کے سوا کسی اور کے نام کی قربانی کرتے ہیں۔'' (مسلم) اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''مسجدیں صرف اللہ کیلئے ہیں لہذا اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو۔'' (القرآن) اور فرمایا: ''جو اللہ کے علاوہ کسی اور کو اس کے ساتھ پکارے گا اور اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے، اللہ تعالیٰ اس کا حساب لے گا، بے شک کافروں کو فلاح نہیں ملے گی۔'' (القرآن) اور سورہ فاطر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تمہارا رب وہ ہے جس کی بادشاہت ہے اور جو لوگ اس کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرتے ہیں، ان کو کوئی ادنیٰ چیز بھی نہیں ملے گی اور اگر تم نے غیر اللہ کو پکارا تو وہ تمہاری پکار کو نہیں سن سکتے ہیں، اور اگر سن بھی لیں تو اس کو پورا نہیں کر سکتے ہیں، اور روز قیامت تمہارے شرک سے انکار کریں گے۔'' (القرآن)

ان آیات کے اندر اللہ تعالیٰ نے وضاحت فرمائی ہے کہ غیر اللہ کیلئے نماز، روزے، قربانی مردوں سے بتوں سے اور اشجار واحجار سے دعا کرنا سب شرک اکبر اور کفر ہیں، اور اللہ کے سوا چاہے کوئی بھی ہو انبیاء اور اولیاء ہوں چاہے فرشتے اور جنات ہوں، یا اصنام ہوں، کسی کو نفع ونقصان پہنچانے کی طاقت نہیں ہے، اللہ کے سوا ان کو پکارنا شرک اور کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''بے شک وہ پکارنے والوں کی پکار کو نہیں سنتے ہیں، اور اگر سن بھی لیں تو اس کو پورا نہیں کر سکتے ہیں۔'' (القرآن) لہذا ہر ایک مکلّف پر واجب ہے کہ وہ لوگوں کو گمراہی سے آگاہ کریں اور بتائیں کہ یہ تمام امور انبیاء کرامؑ کی تعلیمات کے سراسر خلاف ہیں، جس طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے: ''ہم نے ہر امت میں رسول بھیجے ہیں کہ وہ صرف اللہ کی عبادت کریں اور طاغوت سے بچیں۔'' (القرآن)

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اور ہم نے اس سے قبل رسول نہیں بھیجے مگر اس وحی کے ساتھ کہ نہیں ہے کوئی معبود میرے علاوہ، پس عبادت کرو صرف میری۔'' (القرآن) رسول اللہ ﷺ نے ۱۳ سال تک مکہ میں لوگوں کو اللہ کی عبادت کرنے اور شرک سے بچنے کی دعوت دی اور ان کو (لا الہ الا اللہ) کے معنی سمجھائے مگر کچھ لوگوں نے آپؐ کی بات کو مانا اور اکثر لوگوں نے تکبر کی بناء پر آپ

کی بات ماننے سے انکار کردیا پھر آپؑ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی اور وہاں آپؑ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان اپنی دعوت کو پھیلایا، اور بادشاہوں اور گورنروں کو خطوط لکھے اور اپنی دعوت کو بیان کرنے میں جو تکلیفیں آپ کو درپیش آئیں آپؑ نے صبر کیا، یہاں تک کہ اللہ کا دین عام ہو گیا اور لوگ گروہ کے گروہ اسلام قبول کرنے لگے یہاں تک کہ مکہ اور مدینہ کے اندر رسول ﷺ اور صحابہؓ کے زمانے میں ہی توحید کی روشنی پھیل گئی، اور شرک کے بادل چھٹ گئے، اس کے بعد صحابہ کرامؓ نے دین کو پھیلانے کیلئے دنیا کے مشرق و مغرب میں جہاد کیا اور اپنے دشمنوں پر غالب آئے، اس طرح اللہ کا دین سارے ادیان پر غالب آ گیا جس طرح اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے: ''اور اس نے رسولوں کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تا کہ اللہ کا دین تمام ادیان پر غالب آ جائے، چاہے مشرکوں کو کتنا ہی برا لگے۔'' (القرآن)

قبروں پر نمازیں پڑھنا یا قرآن کی تلاوت کرنا یا ان پر مساجد اور قبے بنانا، سب شرک و بدعات ہیں اور شرک اکبر تک پہنچانے والے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہود اور نصاریٰ پر اللہ کی لعنت کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا''۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور دوسری حدیث حضرت عائشہؓ کی ہے: ''آپؑ نے فرمایا: خبردار تم سے پہلے والے لوگوں نے اپنے انبیاء اور صالحین کی قبروں کو مسجدیں بنالیا تھا، خبردار تم قبروں کو مسجد نہیں بنانا، میں تمہیں منع کرتا ہوں۔'' ان دونوں حدیثوں سے واضح ہوتا ہے کہ یہود اور نصاریٰ اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنالیتے تھے، آپؑ نے اپنی امت کو ایسا کرنے سے خبردار کیا ہے کہ وہ قبروں کو مسجد نہ بنائیں، ان پر نمازیں نہ پڑھیں، یا ان پر بیٹھنا، قرآن کی تلاوت یہ سب شرک کے وسائل ہیں، اور اسی طرح قبروں پر قبے اور بلڈنگ بنانا، پردے لٹکانا، یہ سب غلو اور شرک کے وسائل ہیں، جیسے بہت سارے یہود اور نصاریٰ اور امت کے جاہل اس گمراہی میں مبتلا ہو گئے ہیں، وہ اہل قبور کی عبادت کرتے ہیں، انکے نام پر ذبح کرتے ہیں اور ان کیلئے نذر و نیاز مانگتے ہیں، اور مدد طلب کرتے ہیں، بیماروں کیلئے شفاء طلب کرتے ہیں، جیسے آج کل حسینؓ کی قبر پر بدوی اور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی قبر پر اور ابن عربی وغیرہ کی قبر پر شرک ہو رہا ہے، اللہ ہماری مدد کرے اور اصلاح فرمائے رسول اللہ ﷺ کی صحیح حدیث ہے، آپؑ نے قبروں پر پتھر وغیرہ رکھنا اور بیٹھنا اور بلڈنگ بنانا قبروں پر لکھنا سب سے منع کیا ہے، اور یہ سب شرک اکبر کے ذرائع ہیں۔ لہٰذا تمام مسلم حکومتیں اور افراد ان شرک و بدعات سے لوگوں کو متنبہ کریں اور صحیح عقیدہ کے متعلق علماء سے استفادہ کریں اور سلف صالحین کے راستہ پر چلیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''علماء سے معلوم کرلو، اگر تم نہیں جانتے ہو۔'' اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے علم حاصل کرنے کیلئے سفر کیا، اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کا راستہ آسان فرما دے گا۔'' اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جس کو خیر سے نوازنا چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ دیتا ہے۔'' اور یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو کسی

مقصد کے بغیر نہیں پیدا کیا بلکہ ایک عظیم مقصد کیلئے پیدا کیا ہے، اور وہ ہے صرف اللہ کی عبادت، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''ہم نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔'' عبادت کا صحیح طریقہ صرف کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ سے مل سکتا ہے، یا علماء کرام سے معلوم کیا جاسکتا ہے، اور صحیح عبادت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، اس کیلئے انسانوں کو پیدا کیا، اس کے ذریعہ اس کی رضا اور خوشنودی حاصل ہوسکتی ہے اور عقاب اور غضب سے نجات مل سکتی ہے، اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اپنی رضا اور خوشنودی والے کام کرنے کی توفیق دے، دین کی سمجھ دے اور ان کو اچھے دین دار حاکم دے اور تمام علماء کو اسلامی دعوت اور تعلیم عام کرنے کی ذمہ داری نبھانے کی توفیق دے، آمین۔

شرک کی اقسام میں سے غیر اللہ کی قسم کھانا، انبیاء کی قسم کھانا، کسی کے سر کی قسم کھانا، یا کسی کی زندگی یا کسی کی ایمانداری اور شرافت کی قسم کھانا شامل ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے قسم کھانی ہو وہ صرف اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے یا خاموش رہے''۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے، اور ایک حدیث میں آپؐ نے فرمایا: ''جس نے اللہ کے علاوہ کسی اور کی قسم کھائی اس نے شرک کیا'' اور حضرت عمر بن الخطاب کی حدیث میں ہے، آپؐ نے فرمایا: ''جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔'' اور ایک حدیث کے اندر فرمایا جس کو ترمذی اور ابوداؤد نے صحیح سند سے نقل کیا ہے، آپؐ نے فرمایا: ''اپنے والدین یا اباءواجداد کی قسمیں نہ کھاؤ اور نہ اللہ کی جھوٹی قسم کھاؤ مگر سچی۔''

اس کے متعلق بہت سی احادیث مذکور ہیں، جن سے ثابت ہوتا ہے کہ غیر اللہ کی قسم شرک اصغر ہے اور اگر اس کی تعظیم اللہ کی تعظیم کے برابر کردی تو شرک اکبر ہوسکتا ہے، جیسے یہ سمجھنا کہ اللہ کے علاوہ وہ بھی نفع اور نقصان پہنچانے کی طاقت اور قدرت رکھتے ہیں، یا ان سے مدد طلب اور ضرورتیں پوری ہوسکتی ہیں اور یہ کہنا کہ اللہ نے چاہا اور فلاں نے چاہا یا یہ کہنا کہ اگر اللہ نہ ہوتا اور فلاں نہ ہوتا یا یہ کہنا کہ اللہ سے اور فلاں آدمی سے، اس قسم کے کلمات شرک اصغر ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ نہ کہو کہ جو اللہ نے چاہا اور فلاں نے چاہا، بلکہ کہو کہ جو اللہ نے چاہا پھر فلاں نے چاہا۔'' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس طرح کہنا جائز ہے کہ اگر اللہ نہ ہوتا اور پھر فلاں نہ ہوتا یا ایسے کہنا کہ اللہ سے اور پھر فلاں سے یہ کام سرانجام پایا گیا ہے۔

اور حدیث سے ثابت ہے کہ ایک شخص نے آپؐ سے عرض کیا جو اللہ نے چاہا اور آپؐ نے چاہا۔ آپؐ نے فرمایا: ''تم نے مجھ کو اللہ کا شریک بنادیا، کہو جو صرف اللہ نے چاہا'' حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف یہ کہنا بہتر ہے کہ جو صرف اللہ چاہے وہ ہوگا۔ جبکہ ایسے کہنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے کہ جو اللہ چاہے پھر فلاں چاہے۔ یا اللہ ہم سب کو صحیح طرح سے دین سمجھنے کی توفیق دے۔ آمین!